قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً مِنْ اَمْرِ دِیْنِہا بَعْثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ زُمْرَۃِ الْفُقَہَاءِ وَالْعُلَمَاءِ

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری امت کیلئے دینی امور سے متعلق چالیس احادیث یاد کرلیا تو اللہ عزوجل بروز قیامت اس شخص کو علماء اور فقہا کی جماعت میں اٹھائے گا۔

سلسلہ اشاعت نمبر ۱

# عمدۃ الاربعین


تصنیف

## محمد محبوب رضا مصباحی

صدر مفتی رضا دارالافتاء بھیونڈی
و
شعبہ تحقیق والافتاء الجامعۃ الرضویہ کلیان



شائع کردہ

مصباح القرآن جنک پور دھام، وارڈ نمبر ۲۳، نیپال

# جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : عمدۃ الاربعین

مصنف : مفتی محمد محبوب رضا مصباحی 9850658199

(صدر مفتی رضا دار الافتاء بھیونڈی وشعبہ تحقیق والافتاء الجامعۃ الرضویہ کلیان)

پروف ریڈنگ : حضرت مولانا قاری قطب الدین صاحب رضوی رضا دار الافتا بھیونڈی

شائع کردہ : مصباح القران جنک پور دھام، وارڈ نمبر ۲۳، نیپال

تقسیم کار : رضا دار الافتاء بھیونڈی

سن اشاعت : جمادی الاخری ۱۴۴۰ھ فروری ۲۰۱۹ء

تعداد بار اول : ۱۰۰۰

قیمت : ۲۰ روپیہ

کمپوزنگ : فراز فیضی 9326187516

مطبع : شائن پرنٹ شاپ (نائے گاؤں روڈ گلزار نگر، بھیونڈی) 9322563737

## بتعاون

۱) جناب الحاج محمد مسلم ولد لعل محمد رضوی قادری (چورو راجستھان)

۲) جناب سلیم بھائی برائے ایصال ثواب والد مرحوم عبد الغنی (چورو راجستھان)

۳) محمد عمران رضا برائے ایصال ثواب والد مرحوم ثناء اللہ (نیو آزاد نگر، شانتی نگر، بھیونڈی)

## ملنے کے پتے

- نیو سلور بک ایجنسی محمد علی روڈ، بھنڈی بازار ممبئی
- چشتی کتاب گھر جنک پور نیپال، وارڈ نمبر ۷
- مدرسہ حنفیہ برکاتیہ وارڈ نمبر ۷ جنک پور نیپال
- جامعہ عائشہ صدیقہ، بیلا، جنک پور، وارڈ نمبر ۲۳
- جامعہ حبیبیہ بیلا جنک پور دھام وارڈ نمبر ۲۳
- اردو کتاب گھر منگل بازار سلیپ، بھیونڈی

# فہرست

| | |
|---|---|
| الحدیث الحادی والعشرون | (۲۱) نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔ |
| الحدیث الثانی والعشرون | (۲۲) نماز میں رفع یدین نہ کرنے کا ثبوت۔ |
| الحدیث الثالث والعشرون | (۲۳) تین رکعات وتر کا ثبوت۔ |
| الحدیث الرابع والعشرون | (۲۴) بیس رکعات تراویح کا ثبوت۔ |
| الحدیث الخامس والعشرون | (۲۵) ایک مجلس کی تین طلاق اور حلالہ کا جواز۔ |
| الحدیث السادس والعشرون | (۲۶) ہر صدی کے شروع میں مجدد کا ثبوت۔ |
| الحدیث السابع والعشرون | (۲۷) اجتہاد اور قیاس کا ثبوت۔ |
| الحدیث الثامن والعشرون | (۲۸) گلے میں تعویز لٹکانے کا ثبوت۔ |
| الحدث التاسع والعشرون | (۲۹) ماتم کی ممانعت۔ |
| الحدیث الثلاثون | (۳۰) جمعہ کی آذان ثانی مسجد کے دروازے پر ہو۔ |
| الحدیث الحادی والثلاثون | (۳۱) عیدین کے علاوہ بھی عید کے ایام ہیں |
| الحدیث الثانی والثلاثون | (۳۲) بدعت حسنہ کا ثبوت۔ |
| الحدیث الثالث والثلاثون | (۳۳) بیعت کا ثبوت۔ |
| الحدیث الرابع والثلاثون | (۳۴) صرف ایک فرقہ جنتی ہے |
| الحدیث الخامس الثلاثون | (۳۵) سب سے زیادہ حضور سے محبت |
| الحدیث السادس والثلاثون | (۳۶) بدمذہب سے اجتناب۔ |
| الحدیث السابع والثلاثون | (۳۷) امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔ |
| الحدیث الثامن والثلاثون | (۳۸) آمین آہستہ کہیں۔ |
| الحدیث التاسع والثلاثون | (۳۹) موسیقی اور مزامیر کی ممانعت۔ |
| الحدیث الاربعون | (۴۰) قبر کی زیارت۔ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تقدیم

# حدیث کے متعلق اہم معلومات

حدیث کا اطلاق جس طرح رسول اکرم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر پر ہوتا ہے اسی طرح صحابی اور تابعی کے قول، فعل اور تقریر پر حدیث کا اطلاق ہوتا ہے، اگر کوئی حدیث، رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہو تو وہ مرفوع ہے صحابی کی طرف منسوب ہو تو موقوف ہے اور تابعی کی طرف منسوب ہو تو وہ مقطوع ہے۔ پھر حدیث پر سند کے اعتبار سے متواتر، مشہور، عزیز، غریب، مرسل، ضعیف اور موضوع کا حکم لگایا جاتا ہے۔

(۱) متواتر وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں اتنے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق محال ہو (۲) مشہور وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم تین ہوں اور تین سے زائد ہوں تو شرط ہے کہ حد تواتر کو نہ پہونچیں۔ (۴) عزیز وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں کم سے کم دو ہوں۔ (۵) غریب وہ حدیث ہے جس کے راوی کسی ایک طبقہ میں تنہا ہو۔ (۶) مرسل وہ حدیث ہے جس کے اخیر سند سے راوی کو ساقط کر دیا جائے۔ مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔

(۷) ضعیف وہ حدیث ہے جو صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔ (۸) موضوع: جس حدیث کی سند میں کوئی راوی ایسا ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔ یعنی جو راوی حدیث گڑھنے میں مشہور ہو، اس کی روایت کو موضوع کہا جاتا ہے۔

پھر خبر احاد کی ایک قسم باعتبار قوت وضعف ہے، اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مقبول (۲) مردود۔

## حدیث مقبول کی باعتبار فرق مراتب چار قسمیں ہیں۔

صحیح لذاتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذاتہ، حسن لغیرہ۔

(۱) صحیح لذاتہ: وہ حدیث ہے جس کے تمام رواۃ عادل، تام الضبط ہوں، سند متصل اور شذوذ وعلل سے خالی ہو (عادل سے مراد راوی کا مسلمان عاقل، بالغ منصف مزاج اور گناہ کبیرہ سے محفوظ ہونا ہے۔ ضبط سے مراد یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ سے جس طرح سماعت کرے اسے محفوظ کر کے اسی حالت میں اپنے شاگرد سے بیان کر دے۔ شذوذ سے مراد یہ کہ ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔ علت اس پوشیدہ سبب کو کہتے ہیں کہ جب وہ سند میں پایا جائے تو اس کی وجہ سے سند متاثر ہو)

(۲) صحیح لغیرہ: وہ حدیث ہے جس میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات موجود ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری ہو جائے۔

(۳) حسن لذاتہ: وہ حدیث ہے جس میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات موجود ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

(۴) حسن لغیرہ: وہ ضعیف حدیث ہے جو متعدد طرق سے مروی ہو۔ یعنی جب حدیث ضعیف کا ضعف تعدد طرق سے جاتا رہے تو وہی حسن لغیرہ ہو جاتی ہے۔ (ملخص تدریب الراوی۔ نزھۃ النظر)

# حدیث سے ثابت ہونے والے امور

حدیث سے تین طرح کے امور ثابت ہوتے ہیں (۱) عقائد (۲) احکام (۳) فضائل ومناقب۔

عقائد: صرف احادیث متواترہ یا احادیث مشہورہ سے ثابت ہوتے ہیں ۔باب عقائد میں اخبار احاد غیر معتبر ہیں اگر چہ قوی ہوں اور تمام شرطوں کی جامع ہوں۔

احکام: کیلئے اخبار احاد یعنی صحیح لذاتہ یا صحیح لغیرہ ،حسن لذاتہ یا کم سے کم حسن لغیرہ کا ہونا ضروری ہے ۔باب احکام میں احادیث ضعیفہ کا اعتبار نہیں۔

فضائل ومناقب: ائمہ حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ فضائل ومناقب یا ترغیب وترھیب میں ضعیف حدیث بھی کافی ہیں ۔(تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کی کتاب "مصباح الحدیث")

امام ابن حجر عسقلانی نزھۃ النظر میں فرماتے ہیں "مختلف طریقوں سے مروی حدیث پر صحیح ہونے کا حکم لگایا جائے گا کیوں کہ تعدد طرق کی مجموعی صورت میں ایک ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے ،جو راوی کے ضبط واتقان کی کمی کو دور کر دیتی ہے ۔یہی وجہ کہ حسن لذاتہ کی اسناد پر تعدد طرق کی بنیاد پر صحت کا حکم لگایا جاتا ہے اسی طرح وہ تمام حدیثیں جن پر اہل علم کا عمل ہو ،قوی اور لائق حجت ہو جاتیں ہیں"۔

امت میں جو حدیث کی قسمیں مشہور ہیں ،مثلاً صحیح ،حسن ،ضعیف ،مرسل ،وغیرہ، یہ علمائے متاخرین کی اصطلاحات ہیں لیکن علمائے متقدمین کے نزدیک یہ تقسیم رائج نہیں ،جیسا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی مؤطا میں ایسا ہی کیا ہے کیونکہ علمائے متقدمین حدیث مرسل ،صحیح اور حسن کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے تھے ۔بہر حال ہر مسئلہ میں صحیح حدیث طلب کرنے والے اور ضعیف حدیث کو یکسر مردود قرار دینے والے نام نہاد اہل حدیث یہ بتائیں کہ جب یہ اصطلاحات رسول اکرم ﷺ یا صحابہ بلکہ تابعین سے بھی ثابت نہیں تو ان کا یہ مطالبہ مبنی بر بدعت ہے یا نہیں ؟

فالی اللہ المشتکی۔

خادم الحدیث

محمد محبوب رضا مصباحی

رضا دار الافتاء بھیونڈی

# تقریب

**الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین صلوۃ اللّٰہ وسلامہ علیہ وعلی سائر النبین والمرسلین وآل کل وسائر الصالحین**

**امابعد**

فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً مِّنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ۔

(شرح الاربعین للنووی، مقدمہ ص:۲۰)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری امت کیلئے دینی امور سے متعلق چالیس احادیث یاد کرلیا تو اللہ عزوجل بروز قیامت اس شخص کو علماء اور فقہا کی جماعت میں اٹھائے گا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ "بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا عَالِماً" (شرح الاربعین)

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل اس شخص کو فقیہ عالم بنا کر اٹھائے گا۔

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوٗد "وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعاً وَشَهِيْداً" (ایضاً)

اور ابوداود کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بروز حشر میں اس کا گواہ رہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

وَفِيْ رِوَايَةِ "اِبْنِ مَسْعُوْدٍ: قِيْلَ لَهٗ: اُدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" (ایضا)

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کی روایت میں ہے کہ اس شخص سے کہا جائے گا کہ تم جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہوجاؤ۔

وَفِيْ رِوَايَةِ اِبْنِ عمر "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" (ایضا)

اور حضرت عبد اللہ ابن عمر کی روایت میں ہے کہ جماعت علماء میں اس کا نام لکھا جائے گا اور شہداء کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

مذکورہ روایات میں چالیس احادیث یاد کرنے والوں کیلئے جو فضیلت ہے اسی کو حاصل کرنے کے جذبہ سے اس مجموعہ کو تیار کیا تاکہ دنیا و آخرت کی مذکورہ بھلائیاں میری جھولی میں بھی جمع ہوجائیں اور امت مسلمہ کا جو فرد اسے یاد کرلے وہ بھی اس میں شامل ہوجائے نیز اہل سنت وجماعت کے عقائد و

معمولات پر دلالت کرنے والی احادیث ہمہ وقت پیش نظر رہیں تا کہ وقت ضرورت افادہ و استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔

## "اربعین"

حدیث کے اس مجموعہ کو کہا جاتا ہے۔ جس میں کسی موضوع پر یا مختلف موضوعات پر چالیس احادیث جمع ہوں، اس فن کی سب سے پہلی تصنیف حضرت عبداللہ ابن مبارک کی ہے پھر عالم ربانی امام محمد بن طوسی کی ہے پھر

امام حسن بن سفیان نسائی، امام ابوبکر آجُرّی، امام ابو بکر محمد بن ابراھیم اصفھانی، امام دار قطنی، امام حاکم، امام ابو نُعَیم، امام ابو عبد الرحمن سلَمِیؒ، امام ابو سعید مالینی، امام ابو عثمان صابونی، امام عبد اللہ بن بن محمد انصاری، امام ابو بکر بیھقی، امام نووی وغیرہ

بے شمار محدثین کی تصنیفات اس موضوع پر موجود ہیں۔ ان میں سے بعض علماء نے دین کے اصول پر "اربعین" کو جمع کیا، اور بعض نے دین کے فروع پر، بعض نے جہاد پر، بعض نے زہد پر، بعض نے ادب پر اور بعض نے فضائل پر جمع کیا۔

فقیر نے بھی انہیں علماء کی اتباع میں اس کام کو انجام دیا اس مجموعہ میں تمام احادیث یا تو صحیح ہیں یا حسن ہیں، یہ دعوی اس لئے کر رہا ہوں کہ اگر کوئی حدیث کتاب کے حوالے سے ضعیف سند سے ہے تو اس کے شواہد بھی موجود ہیں طوالت کے خوف سے اس مجموعہ میں شواہد کو جمع نہیں کیا گیا البتہ اجمالاً رواۃ پر حکم لگا دیا گیا ہے۔ سند پر حکم لگانے اور متن حدیث پر اعراب لگانے میں صحت کا مکمل لحاظ کیا گیا ہے پھر بھی کمی کا امکان ہے لہٰذا اصلاح فرمائیں۔

مولی کریم میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ محبوب رب العالمین صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

خادم الحدیث: محمد محبوب رضا مصباحی

رضا دار الافتاء بھیونڈی ۱۱ ربیع الغوث ۱۴۴۰ھ

# (۱) اسلام کی بنیاد

## الحدیث الاول

عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بُنِيَ الْاِسْلَامُ علیٰ خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰه اِلَّا الله وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمْضَانَ (بخاری کتاب الایمان، حدیث: ۸ متفق علیه)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ایک مسلمان عاقل و بالغ پر نماز پڑھنا فرض ہے، رمضان کے سارے روزے رکھنا فرض ہے، صاحب نصاب پر زکوۃ دینا فرض ہے اور صاحب استطاعت پر حج کرنا بھی فرض ہے لہذا جو پیر نماز نہیں پڑھتا وہ پیر نہیں بلکہ فاسق و فاجر ہے۔ جو لوگ زکوۃ کے منکر ہیں وہ کافر ہیں اور نہیں دینے والے فاسق اسی طرح بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنے والا فاسق ہے استطاعت کے باوجود حج نہ کر نے والا فاسق ہے۔

# (۲) خلیفۃ اللہ کہنے کا جواز

## الحدیث الثانی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقْتَتَلُ عِندَ كَنزِكُم ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ اِبْنُ خَلِيْفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيْرُ الیٰ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ"۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المھدی، حدیث: ۴۰۸۴ صحیح بالشواہد)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تمہارے ایک خزانے کے پاس تین افراد قتل کئے جایں گے سب ابن خلیفہ ہوں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ نہیں ملے گا اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ نشان نمودار ہوں گے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے

نہ کیا ہوگا اس کے بعد حضور نے کچھ اور بھی ذکر فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ پایا، پھر حضور نے فرمایا اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا جب تم اسے دیکھو تو گھٹنوں کے بل برف پر گھسٹ کر بھی جانا ہو تو اس کی بیعت کر لینا۔

(یہ حدیث المستدرک وغیرہ میں صحیح اسناد کے ساتھ موجود ہے)

تشریح: ۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں، شرک نہیں بلکہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے جب حضرت مہدی اللہ کے خلیفہ ہو سکتے ہیں جو نبی نہیں ہیں، تو انبیائے کرام علیہم السلام بدرجہ اولی اللہ کے خلیفہ ہیں لہذا! ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو مشرک بتانا سخت گمراہی ہے اور جہالت بھی۔

(اس موضوع پر تفصیل کیلئے فقیر کا مقالہ ''خلیفۃ اللہ'' ملاحظہ کریں)

## ۳) علم غیب

### الحدیث الثالث

عَنْ أَنَس بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتكونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ۔

(ترمذی ابواب الزھد، باب فی تقارب الزمان حدیث: ۲۳۸۵، صحیح)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو جائے گا تو سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتے کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، اور دن ایک گھڑی کی طرح اور ایک گھڑی آگ بھڑکنے کی طرح ہوگی۔(اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح: ۔اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تبارک وتعالی کی عطا سے رسول اکرم ﷺ کو علم غیب حاصل ہے میرے مصطفی ﷺ کو یہ معلوم ہے کہ قیامت کب آئے گی اس لئے علامات قیامت کیا ہیں بتا دی۔ تفصیل کیلئے فقیر کی کتاب ''علوم خمسہ'' کا مطالعہ کریں۔

(طبرانی کی معجم اوسط میں بھی یہ روایت موجود ہے۔حدیث: ۸۹۰۴)

# ۴) اختیارات

## الحدیث الرابع

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا اُوْتِیْکُمْ مِنْ شَیْءٍ وَمَا اَمْنَعُکُمُوْهُ اِنْ اَنَا اِلَّا خَازِنٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ۔

(ابوداود کتاب الخراج، حدیث: ۲۹۴۹، صحیح)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں جو چیز دیتا ہوں اور جس چیز سے انکار کردیتا ہوں، تو یہ یونہی نہیں بلکہ میں خازن ہوں جہاں کیلئے حکم ہوتا ہے وہیں رکھتا ہوں
(اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

(یہ حدیث بخاری حدیث: ۳۱۱۷/اور مسند احمد حدیث: ۸۱۵۵/ میں بھی ہے)

تشریح:۔اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا سے میرے مصطفی ﷺ کو تمام اختیارات حاصل ہیں اور دونوں جہان کے خزانے آپ کے قبضے میں ہیں، آپ جسے چاہیں عطا کرتے ہیں لہذا یہ عقیدہ رکھنا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں! گمرہی ہے تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کی کتاب "مختار کائنات"

# (۵) حضور پیدائشی نبی ہیں

## الحدیث الخامس

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَتیٰ وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

(ترمذی ابواب المناقب، باب فضل النبی حدیث: ۳۹۳۶، صحیح)

حضرت ابوہریرہ سے رویت ہے کہ صحابہ نے حضور سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ کیلئے نبوت کب سے ثابت ہے؟ آپ نے فرمایا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔
(امام ترمذی نے کہا "یہ حدیث حسن صحیح ہے"۔اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ پیدائشی رسول ہیں البتہ آپ نے چالیس کی عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا لہذا یہ عقیدہ رکھنا کہ حضور ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی، گمرہی ہے جو

لوگ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ لوگ اس حدیث کی مخالفت کرتے ہیں۔

## (۶) حیات النبی

### الحدیث السادس

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَأَکْثِرُوا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرَمْتَ؟ یَعْنِیْ بَلِیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(ابن ماجہ کتاب الصلوۃ، حدیث: ۱۰۸۵، صحیح)

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا تو اس دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کیونکہ اس دن تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود اس وقت پیش ہوگا جبکہ آپ خاک ہو چکے ہو نگے؟ آپ نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کا کھانا حرام فرمادیا ہے۔

(یہ حدیث ابوداؤ د نسائی اور مسند احمد میں بھی ہے۔اس کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نبی ﷺ اپنی قبر انور میں باحیات ہیں لہذا یہ عقیدہ رکھنا کہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے، گمرہی اور بد دینی ہے اس حدیث اور اس کے شواہد سے یہ بات ثابت ہے کہ تمام انبیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور انہیں اللہ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے۔

## (۷) حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا

### الحدیث السابع

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ من قبلی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتاً فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَ یَعْجَبُوْنَ لہ وَ یَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ؟ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتِمُ

النَّبِيِّيْن"۔

(بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبین ،حدیث: ۳۵۳۵،متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری مثال اور انبیاء کی مثال جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اور اسے خوب اچھی طرح سجایا، مگر ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ،لوگ اس کے گرد طواف کرتے اور تعجب کرتے کہ یہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں خالی چھوڑ دی؟ پھر حضور نے فرمایا تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔

تشریح:۔اس حدث سے معلوم ہوا کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا جو رسول اکرم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر و مرتد ہے لہٰذا! غلام احمد قادیانی ،کذاب مرتد اور ملعون زمانہ ہے۔ جو لوگ اس ملعون کو نبی مانتے ہیں وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ،وہ سب کافر و مرتد ہیں اسی طرح قاسم نانوتوی (بانی دارالعلوم دیوبند) بھی کافر و مرتد ہے کیوں کہ اس نے اپنی کتاب "تحذیر الناس" میں رسول اکرم کو آخری نبی ماننے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے، اسی بنیاد پر حرمین طیبین کے علماء نے اسے مرتد قرار دیا تفصیل کیلئے دیکھئے "حسام الحرمین"

## (۸) مثل حضور کوئی نہیں

### الحدیث الثامن

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى اَوْ اِنِّيْ اَبِيْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

(بخاری کتاب الصوم،حدیث: ۱۹۶۱ متفق علیہ)

حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ پے در پے روزے نہ رکھا کرو، صحابہ نے عرض کیا آپ تو ایسا کرتے ہیں، رسول اکرم ﷺ نے جواب دیا میں تم میں سے کسی کے مثل نہیں ہوں میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں یا میں اللہ کی بارگاہ میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے۔ (یہ حدیث مسلم اور مسند احمد میں بھی ہے)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ امت کی طرح نہیں بلکہ حضور کی مثل محال ہے لہٰذا جو لوگ حضور کو اپنی طرح کہتے ہیں وہ اس حدیث کی مخالفت کر رہے ہیں۔

# (۹) وسیلہ

## الحدیث التاسع

عَنْ عُثْمَانَ بنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلاً ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ قَالَ: اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قَالَ: فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ ،وَيَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔

(ترمذی کتاب الدعوات، باب ۱۳۴،حدیث:۳۸۹۵،صحیح)

حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو اا ورعرض کیا اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ مجھے شفا عطا فرمائے حضور نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں دعا کروں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو! کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نے کہا دعا کر دیں، حضور نے فرمایا تو تم اچھی طرح وضو کرلو اور اللہ سے یہ دعا مانگو" اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت کے متعلق رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے، اے اللہ تو میرے حق میں حضور کی شفارس قبول فرما۔ (یہ حدیث ابن ماجہ اور مسند احمد میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وسیلہ شرک نہیں بلکہ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے اور یہ حدیث شریف باب وسیلہ میں مطلق ہے، تو زندوں کے ساتھ مقید کرنا نص پر زیادتی ہے، لہٰذا بعد وفات بھی انبیاء واولیا کو وسیلہ بنانا جائز ودرست ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے، جو لوگ وسیلہ کو شرک کہتے ہیں وہ اس حدیث کی مخالفت کی بنیاد پر گمراہ ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کی کتاب "مصباح المقال"۔

# (۱۰) شفاعت

## الحدیث العاشر

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنَاسَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

(مسلم کتاب الفضائل، حدیث:۵۹۴۰، صحیح)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کو شق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

(یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ میدان محشر میں اپنی گنہگار امت کی شفاعت فرمائیں گے جو لوگ حضور کی شفاعت سے انکار کرتے ہیں وہ اس طرح کی حدیثوں کی مخالفت کی بناپر گمراہ بددین ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کتاب "مصباح المقال"۔

# ۱۱) انبیاء کے بعد سب سے افضل ابو بکر و عمر ہیں

## الحدیث الحادی عشر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ خَیْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَخَیْرُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَخَیْرُ اَهْلِ الْاَرَضِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ"۔

(المستدرک، کنز العمال، کتاب الفضائل، ج:۱۱ص:۲۵۶۔حدیث:۳۲۶۲،صحیح)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو بکر و عمر اگلوں اور پچھلوں میں بہتر ہیں تمام آسمان والوں سے بہتر ہیں، تمام زمین والوں سے بہتر ہیں، سواء انبیاء و مرسلین کے۔

(اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں اور بخاری و مسلم کے شرط پر ہیں)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کے بعد سب سے افضل ابو بکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے

"قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ النَّبِیِّ، قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ

عُمَرُ "۔ (کتاب فضائل اصحاب النبی، حدیث: ۳۶۷۱)

میں نے اپنے والد حضرت علی سے عرض کیا کہ رسول اللہ کے بعد سب سے بہتر انسان کون ہے ارشاد فرمایا ابوبکر میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا عمر۔ صحیح بخاری کی اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر تمام صحابہ میں سب سے افضل ہیں اور اسی عقیدے پر مولی کائنات کے بیٹے حضرت محمد ابن حنفیہ بھی ہیں بلکہ کسی صحابی سے اس عقیدے کے خلاف کوئی قول ثابت نہیں ہے۔

# (۱۲) عثمان کا دشمن اللہ اور اس کے رسول کا دشمن

## الحدیث الثانی عشر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا؟ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عثمان، حدیث: ۴۰۴۲، غریب۔ حسن)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ نماز جنازہ پڑھا دیں تو حضور نے جنازہ نہیں پڑھایا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو کسی کا جنازہ ترک کرتے ہوئے اس سے پہلے نہیں دیکھا؟ تو حضور نے جواب دیا یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالی نے اسے مبغوض بنا دیا۔

(یہ حدیث تعدد طرق سے مروی ہے اس لئے حسن ہے اور اس کے رواۃ مقبول ہیں۔)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مبغوض و مردود ہے اور حدیث کے مطابق ایسے شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے غریب کہا ہے۔

## (۱۳) مولی علی کا ثبوت

### الحدیث الثالث عشر

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب علی. حدیث: ۴۰۴۶. صحیح)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کا مولا ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔

(یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں۔)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مولی کہنا درست ہے بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی مولی ہیں اس عقیدے کو شرک بتانا گمرہی ہے۔

## (۱۴) حسن اور حسین جنت کے سردار ہیں

### الحدیث الرابع عشر

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ"۔

(ترمذی مناقب، مناقب ابی محمد الحسن، حدیث: ۴۱۰۱، صحیح)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔(یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت امام حسنین کریمین سے عداوت جائز نہیں بلکہ ان سے محبت اہل جنت کی علامت ہے اور شعار اہل سنت ہے۔

## (۱۵) دس جنتی صحابہ

### الحدیث الخامس عشر

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ عُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَ عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَ عَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَ طَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَ الزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ

اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عبدالرحمن، حدیث: ۴۰۸۰، صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاس جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں، ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔

(یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں۔)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی کے علاوہ دیگر صحابہ بھی جنتی ہیں اور رسول اکرم ﷺ نے ان دسوں کو جنت کی بشارت دیکر یہ واضح فرمایا کہ یہ صحابہ دیگر صحابہ سے افضل ہیں اور یہ بھی واضح ہوا کہ اللہ کے نبی ﷺ جسے چاہیں جنت عطا کر دیں اور حضور جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی، اس حدیث سے حضور کا علم غیب بھی۔

## (۱۶) مقام اہل بیت

### الحدیث السادس عشر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ حَجَّتِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْقَصْوَاءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَآاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ"۔

(ترمذی مناقب، باب مناقب اھل بیت، حدیث: ۴۱۲۰، صحیح)

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن حضور کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی قصوا پر تشریف فرما تھے اور خطبہ دے رہے تھے میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا اے لوگوں میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رہو تو گمراہ نہیں ہو گے، ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میرے اہل بیت ہیں۔

(اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں یہ حدیث امام طبرانی کی معجم کبیر میں بھی ہے)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن اور اہل بیت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہنا چاہیے لہذا

علما یا اہل سنت جو قرآن کو صحیح معنوں میں سمجھتے ہیں، ان کی اتباع لا زم ہے اور اہل بیت سے عداوت بے دینی اور گمراہی ہے۔

## (۱۷) حضرت امیر معاویہ مرشد ہیں

### الحدیث السابع عشر

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بنِ اَبِی عَمِیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیاً مَّھْدِیاً وَّاھْدِبِہٖ"۔

(ترمذی کتاب المناقب معاویہ، حدیث: ۴۱۷۷، حسن)

حضرت عبدالرحمن بن ابوعمیرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ کیلئے دعا فرمائی۔ یااللہ انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ (اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہدایت دینے والے اور اس قابل ہیں کہ ان کی ہدات قبول کی جائے جو لوگ آپ کی توہین کرتے ہیں وہ اس حدیث کی مخالفت کی بنیاد پر گمراہ بد دین ہیں، جب رسول اکرم ﷺ نے ان کے ہادی اور مہدی ہونے کی دعا کی تو پھر انکے ہادی اور مہدی ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہا یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسن مجتبی نے آپ کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کیا اور خلافت ان کے حوالے کی اگر حضرت امیر معاویہ اس کے اہل نہیں تھے تو حضرت امام حسن نے انہیں خلیفہ کیوں تسلیم کیا؟ لہذا حدیث مذکور کے مطابق حضرت امیر معاویہ ہادی مہدی اور خلیفۃ المسلمین ہیں اس سے انکار کرنا بد دینی ہے۔

## (۱۸) مقام صحابہ وتابعین

### الحدیث الثامن عشر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عبدِاللہ

یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ ﷺ یَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَأَنِی اَوْرَأَی مَنْ رَاٰنِی"

(ترمذی مناقب فضل من راٰالنبی، حدیث: ۴۱۹۵، حسن)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جہنم کی آگ اس

مسلمان شخص کو نہیں جلائے گی جس نے مجھے دیکھا یا اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔

(اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ اور تابعین جہنم سے آزاد ہیں لہٰذا کسی صحابی اور تابعی کی توہین جائز نہیں۔

## (۱۹) ابو بکر و عمر اہل جنت کے سردار ہیں

**الحدث التاسع عشر**

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ"۔

(ترمذی مناقب، باب مناقب ابی بکر، حدیث: ۳۹۹۴، صحیح)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے متعلق ارشاد فرمایا یہ دونوں انبیاء و رسل کے بعد تمام ادھیڑ عمر والے اہل جنت کے سردار ہیں۔

(یہ حدیث شواہد کی بنیاد پر صحیح ہے)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ انبیاء کے بعد تمام عمر دار از اہل جنت کے سردار ہیں۔ لہٰذا انہیں کافر یا جہنمی کہنا کفر ہے اس حدیث کی بنیاد پر اہل تشیع کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔

## (۲۰) نماز میں ہاتھ کہاں تک بلند کرے

**الحدیث العشرون**

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِیَّ ﷺ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ، رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْهِ، وَحَاذٰی بِاِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ"۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ، حدیث: ۷۲۴، صحیح)

حضرت عبد الجبار بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم کو دیکھا جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہوتے اور انگوٹھے کانوں کو لگ جاتے

(یہ حدیث اہل حدیث کے نزدیک بھی صحیح ہے اور امام نسائی نے بھی اپنے سنن میں نقل کیا ہے)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جولوگ نیت باندھنے کیلئے دونو ہاتھوں کی انگلیوں کو کانوں تک لے جاتے ہیں وہ رسول اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہیں جیسا کہ احناف کا یہی نظریہ ہے لہذا اس حدیث پر عمل کرنے والے کو غلط کہنا سب سے بڑی غلطی ہے بلکہ جولوگ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے وہ ایک صحیح حدیث کو ترک کررہے ہیں جیسا کہ اہل حدیث زمانہ (ہماری اس تشریح سے شوافع حضرات مستثنی ہیں کیوں کہ وہ امام برحق کی تقلید کرتے ہیں)۔

# (۲۱) ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا

## الحديث الحادي والعشرون

عَنْ عَلْقَمَةَ بنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْه قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلى شِمَالِهٖ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوۃ باب وضع الیدین، حدیث: ۳۹۰۱ اسنادہ صحیح)

حضرت علقمہ وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے۔

(اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں۔)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے جولوگ اس عمل کو ناجائز کہتے ہیں وہ اس صحیح حدیث کی مخالفت کررہے ہیں نیز امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حضرت علی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے اسی طرح حضرت ابوہریرہ سے بھی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت نقل کی ہے جیسا کہ ابوداؤد کے عربی نسخے، کتاب الصلوۃ، حدیث نمبر ۷۵۶/اور ۷۵۸ رمیں ہے۔لیکن افسوس! کہ برصغیر کے ناشرین نے سنن ابوداؤد سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت کو حذف کردیا ہے شاید ان کا مقصد احناف پر یہ الزام عائد کرنا ہے کہ صحاح ستہ کی کسی کتاب میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی حدیث نہیں ہے۔

# (۲۲) رفع یدین نہ کرے

## الحدیث الثانی والعشرون

قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّی بِکُمْ صَلوٰۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِی اَوَّلِ مَرَّۃٍ "۔

(ترمذی کتاب الصلوۃ، حدیث: ۲۵۶، صحیح

حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرماتے ہیں کیا میں تمہیں حضور کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھایا۔ (یہ حدیث سنن ابو داؤد، سنن نسائی اور مسند احمد میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں اور یہ حدیث اہل حدیث کے نزدیک بھی صحیح ہے)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین صرف ایک بار تکبیر تحریمہ کے وقت ہے جولو گ بار بار رفع یدین کرتے ہیں وہ اس حدیث اور اس باب کی دیگر صحیح روایات کی مخالفت کر رہے ہیں لہذا! رفع یدین نہ کرنے والوں کی مذمت کرنا سخت خطا ہے۔

# (۲۳) وتر تین رکعات ہے

## الحدیث الثالث والعشرون

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی "وَفِی الثَّانِیَۃِ ۔ "قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ"۔

(نسائی کتاب الصلوۃ باب ذکر الاختلاف، حدیث: ۱۷۰۲، صحیح)

حضرت ابن عباس سے روایت کہ رسول اکرم ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اِسْمِ رَبِّکَ دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

(یہ حدیث سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں۔)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک سلام سے تین رکعات وتر سنت سے ثابت ہے لہذا! احناف کا عمل سنت کے مطابق ہے البتہ وہ لوگ جو ایک سلام سے تین رکعات وتر نہیں پڑھتے اس صحیح حدیث کے مخالف ہیں۔

# (۲۴) تراویح بیس رکعات ہے

## الحدیث الرابع والعشرون

عَنِ السَّائِبِ بنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانُوا یَقُوْمُوْنَ علی عَهْدِ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ فی شَهْرِ رَمْضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً"۔

(السنن الکبری للبیھقی کتاب الصلوۃ باب فی عدد رکعات الصیام فی شھر رمضانَ، حدیث: ۴۲۹۶ اسنادہ صحیح)

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے زمانہ میں مسلما بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ (اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تراویح بیس رکعات ہی ہے اور ائمہ اربعہ کا اسی پر عمل ہے یہی وجہ ہے کہ آج بھی مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بیس رکعات تراویح پڑھی جاتی ہے لہذا جو لوگ بیس رکعات تروایح نہیں پڑھتے، وہ اس صحیح حدیث کی مخالفت کرنے کی وجہ سے گمراہ ہیں۔ آٹھ رکعات تراویح پڑھنے والے کسی کتاب میں یہ حدیث نہیں دکھا سکتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ رکعات تراویح اس طرح پڑھی ہو کہ دو رکعت پر سلام پھیر دیا ہو لہذا آٹھ رکعات تراویح کا قول کرنا کھلی گمراہی ہے۔

# (۲۵) ایک مجلس کی تین طلاق، تین ہی ہیں اور حلالہ زنا نہیں

## الحدیث الخامس والعشرون

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ اِمْرَأَةً ثلاثاً فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِیُّ اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ؟ قَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَهَا کَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ"۔

(بخاری کتاب الطلاق باب من اجاز۔ الطلاق، حدیث: ۵۲۶۱، متفق علیہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاق دے دی پھر اس عورت نے دوسرے شخص سے شادی کر لی پھر اس نے بھی طلاق دیدی تو رسول اکرم سے سوال ہوا کیا پہلے شوہر کیلئے حلال ہوگئی؟ حضور نے فرمایا اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک دوسرا شوہر اسی طرح اس کے شہد کو نہ چکھ لے جس طرح پہلے شوہر نے چکھا۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک مجلس کی تین طلاق، تین ہی ہیں چاہے الگ الگ لفظوں میں ہوں جیسے طلاق، طلاق، طلاق یا ایک ہی جملہ میں ہو جیسے "تین طلاق"، اور تین طلاق کے بعد حلالہ لازم

ہے یہی جمہور کا مسلک ہے ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے،، جو لوگ حلالہ کو زنا سے تعبیر کرتے ہیں وہ سخت جہالت اور گمرہی کے شکار ہیں اسی طرح جو لوگ تین طلاق کو ایک طلاق مانتے ہیں، وہ بھی گمراہ ہیں، تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کی کتاب ''ایک مجلس کی تین طلاق محدثین کی عدالت میں''

## (۲۶) مجدد

### الحدیث السادس والعشرون

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا"۔

(ابو داود کتاب الملاحم، حدیث: ۴۲۹۱، صحیح)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم سے نے فرمایا بے شک اللہ عز وجل اس امت کیلئے ہر سو سال کے آغاز پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو اسکے دین کو تر و تازہ کر دے گا۔

(یہ حدیث معجم اوسط اور المستدرک وغیرہ میں بھی مذکور ہے اور اس حدیث کے بھی تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجدد کی آمد کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ واضح ہو کہ مجدد اپنے زمانے کے تمام ولیوں کا سردار ہوتا ہے۔ چودھویں صدی کے مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ ہیں جن کے تجدیدی کارناموں کے معترف عرب و عجم کے تمام معتمد، مستند علماء و فقہاء ہیں۔

## (۲۷) اجتہاد اور قیاس

### الحدیث السابع والعشرون

عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذاً اِلَی الْیَمَنِ، فَقَالَ: " کَیْفَ تَقْضِی؟" فَقَالَ: اَقْضِی بِمَا فِی کِتَابِ اللهِ، قَالَ: "فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِی کِتَابِ اللهِ؟" قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: " فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِی سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ" قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْیِي، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ"۔

(ترمذی ابواب احکام، حدیث: ۱۳۲۷، صحیح بالشواہد)

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے مجھے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا کتاب اللہ سے فیصلہ کرونگا، آپ نے فرمایا اگر کتاب میں نہ پاؤ تو؟ عرض کیا

سنت مصطفیٰ سے، پھر آپ نے فرمایا اگر میری سنت میں بھی نہ پاؤ تو؟ عرض کیا اپنی رائے سے اجتھاد کرونگا یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سب خوبیاں اللہ کیلئے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو اس کی توفیق بخشی۔ (یہ حدیث ابوداؤد میں بھی ہے اور اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں امام ابوداود کی سند کو امام ابوبکر رازی، امام ابوبکر ابن العربی، خطیب بغدادی بلکہ ابن تیمیہ اور ابن قیم نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ ہامش ابوداود)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجتہاد اور قیاس ناجائز نہیں ہے ورنہ رسول اکرم ﷺ رائے کی بنیاد پر اجتہاد کرنے پر حضرت معاذ کی تعریف نہیں کرتے اور اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے لہذا جو لوگ اجتہاد اور قیاس کو ناجائز کہتے ہیں وہ اس حدیث کی بنیاد پر بے دین ہیں۔

## (۲۸) تعویز لٹکانا

### الحدیث الثامن والعشرون

عَنۡ عَمۡرِو بنِ شُعَیۡبٍ عَنۡ اَبِیۡهِ عَنۡ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ" اِذَا فَزِعَ اَحَدُ کُمۡ فِی النَّوۡمِ، فَلۡیَقُلۡ اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنۡ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ، وَ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنۡ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیۡنِ، وَاَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ، فَاِنَّهَا لَنۡ تَضُرَّهٗ"۔ فَکَانَ عَبۡدُاللّٰهِ بۡنُ عَمۡرٍو یُلَقِّنُهَا مَنۡ بَلَغَ مِنۡ وَلَدِهٖ وَمَنۡ لَمۡ یَبۡلُغۡ مِنۡهُمۡ کَتَبَهَا فِیۡ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِیۡ عُنُقِهٖ"۔

(ترمذی ابواب الدعوات، حدیث: ۳۸۳۹، صحیح)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے

اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنۡ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنۡ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیۡنِ وَاَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ فَاِنَّهَا لَنۡ تَضُرَّهٗ"

یہ خواب اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا یگا، حضرت عبداللہ بن عمرو اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور نابالغ کے گلے میں تعویز بنا کر لٹکا دیتے تھے۔

(یہ حدیث ابوداؤد اور سنن نسائی میں بھی ہے اور اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعویذ لکھنا بھی جائز ہے اور گلے میں لٹکانا بھی جائز ہے اگر گلے میں تعویذ لٹکانا جائز نہیں ہوتا تو مشہور صحابی رسول حضرت عبد اللہ ابن عمرو ایسا کیوں کرتے تھے ظاہر سی بات ہے کہ صحابہ کا کوئی بھی فعل سنت نبوی کے مخالف نہیں ہوتا ہے وہ جو کچھ کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہی کرتے ہیں لہٰذا جو لوگ تعویذ لٹکانے کو شرک قرار دیتے ہیں وہ اس حدیث کے مطابق گمراہ ہیں۔

# (۲۹) ماتم کی ممانعت

## الحدث التاسع والعشرون

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

(بخاری کتاب المناقب، حدیث: ۳۵۱۹ متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح پکارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(یہ حدیث مسلم اور مسند احمد میں بھی ہے۔)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے جو لوگ ماتم کرتے ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کی مخالفت کرتے ہیں جبکہ اہل سنت حضور کی احادیث پر عمل کرتے ہیں نہ کہ مخالفت۔

# (۳۰) اذان جمعہ مسجد کے دروازے پر

## الحدیث الثلاثون

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الندیوم الجمعہ، حدیث: ۱۰۸۸، حسن)

حضرت سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن جب ممبر پر تشریف رکھتے تو مسجد کے دروازے پر آپ کے سامنے آذان دی جاتی تھی اور یہی طریقہ عہد صدیقی اور عہد فاروقی میں رہا

۔(اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی آذان ثانی مسجد کے اندر خلاف سنت ہے بلکہ آذان ثانی مسجد کے باہر ہونی چاہئے لہذا جولوگ مسجد کے اندر آذان دلانے پر مصر ہیں وہ رسول اللہ کی اس حدیث کی مخالفت کررہے ہیں۔

## (۳۱) عیدین کے علاوہ بھی عید ہیں

### الحدیث الحادی والثلاثون

قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ

(ابوداؤد کتاب الصیام باب صیام ایام التشریق، حدیث: ۲۴۱۹، صحیح)

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "عرفہ کا دن ،قربانی کا دن اور ایام تشریق ہمارے لئے عید ہیں اور یہ مسلمانوں کیلئے کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

(یہ حدیث ترمذی اور مسند احمد میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں یہ حدیث اہل حدیث کے نزدیک بھی صحیح ہے)

تشریح:۔اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام میں صرف دو عید نہیں بلکہ اور بھی عیدیں ہیں لہذا میلاد النبی ﷺ کو عید قرار دینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ سب سے بڑی عید،عید میلاد النبی ﷺ ہے۔

## (۳۲) بدعت حسنہ

### الحدیث الثانی والثلاثون

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئٌ

(مسلم کتاب العلم ،باب من سن سنۃ حسنۃ حدیث: ۶۸۰۰، صحیح)

جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے اور اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے تو اس کو عمل کرنے والوں کے اجر کے مانند اجر دیا جائے گا

اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص کسی برے کام کا آغاز کرے اور اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے تو عمل کرنے والوں کے مانند اسے گناہ ملے گا اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام میں کوئی نیا کام بدعت نہیں اور ہر جگہ "کل بدعۃ ضلالۃ" کا وظیفہ کرنا گمرہی ہے اگر ہر بدعت گمرہی ہے تو اس حدیث کا کیا جواب ہوگا؟ پتہ چلا کہ بعض امور بدعت حسنہ میں داخل ہیں لہٰذا یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ حدیث "کل بدعۃٍ ضلالۃ" عام خص عنہ البعض کے قبیل سے ہے۔

## (۳۳) بیعت

### الحدیث الثالث والثلاثون

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلَقِّنُنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ۔

(ابوداؤد کتاب الخراج باب فی البیعۃ، حدیث: ۲۹۴۰، صحیح)

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ سے اس بات پر بیعت کرتے تھے کہ ہم لوگ آپ کی بات سنیں اور آپ کی اطاعت کریں (اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کامل پیر کے ہاتھ پر مرید ہونا سنت صحابہ ہے لہٰذا پیری مریدی کو گمرہی بتانا اس حدیث کی مخالفت ہے۔ (یہ حدیث بخاری، مسلم، مسند احمد میں بھی۔)

## (۳۴) صرف ایک فرقہ جنتی ہے اور وہ اہل سنت و جماعت ہے

### الحدیث الرابع والثلاثون

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى اِحْدٰى وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَ اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَهِیَ الْجَمَاعَةُ۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم، حدیث: ۳۹۹۳، صحیح)

حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل اکہتر

۷۱ر فرقے میں بٹ گئے اور میری امت بہتر فرقے میں بٹ جائے گی، سوائے ایک کے سب جہنمی ہونگے اور وہ جماعت ہے۔ (اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔اس طرح کی روایت ابو داوٗد اور ترمذی میں بھی ہے بعض روایت میں ہے میری امت تہتر فرقے میں بٹ جائے گی، بہر حال یہ ثابت ہے کہ صرف ایک فرقہ جنتی ہے باقی سب جہنمی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنتی فرقہ صرف اہل سنت و جماعت ہے کیوں کہ حضور نے فرمایا تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔ تو جو حضور کی سنت پر عمل کرے گا وہی سنت والا ہوگا۔ اسکو عربی میں اہل سنت کہتے ہیں۔ اور مذکورہ حدیث میں ناجی فرقہ کو جماعت کہا گیا۔ ان دونوں کو جب ملایا جائیگا تو اہل سنت و جماعت ہوگا۔ تو اسطرح اہل حق کو حدیث کے مطابق اہل سنت و جماعت کہا گیا اور جو اس سے الگ ہے وہ جہنمی ہے جیسے دیوبندی، وہابی، اہل حدیث، رافضی، قادیانی، خارجی وغیرہ۔ اور اس حدیث سے حضور کا علم غیب بھی ثابت ہوا۔

## (۳۵) سب سے زیادہ حضور سے محبت

### الحديث الخامس الثلاثون

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

(بخاری کتاب الایمان باب حب الرسول۔ حدیث: ۱۵)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا " تم میں کا کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے والد، اپنی اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ جان ایمان ہیں دنیا میں اگر کوئی سب سے زیادہ محبت کے لائق ہے تو وہ رسول اکرم ﷺ ہیں۔ جس کے دل میں حضور کی محبت نہ ہو وہ شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔

# (۳۶) بدمذہب سے اجتناب

## الحدیث السادس والثلاثون

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ .قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَكُوْنُ فِي آخرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ

(مسلم مقدمہ،حدیث:۱۶ صحیح)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا" آخری زمانے میں کچھ کذاب دجال ہوں گے وہ ایسی باتیں کہیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے اباو اجداد نے سنا ہوگا ،تو تم ان سے دور رہنا اور اپنے آپ کو ان سے دور رکھنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں ۔یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعقیدہ ،وہابی، دیوبندی، اہل حدیث ،قادیانی، رافضی ،نیچری تبلیغی .وغیرہم سے اجتناب واجب ہے ان کے ساتھ نشست و برخواست حرام ہے شادی بیاہ کی دعوتوں میں انہیں بلانا حرام، ان کی دعوت قبول کرنا حرام، ان کی عیادت کرنا حرام، انکے جنازے میں شریک ہونا حرام، ان کے ساتھ نماز پڑھنا حرام، اشد حرام ہے۔

# (۳۷) امام کے پیچھے قرأت نہ کرے

## الحدیث السابع والثلاثون

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا"۔

(نسائی کتاب الصلوۃ حدیث:۹۲۲،صحیح)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا امام اس لئے ہوتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قرآت کرے تو تم خاموش رہو۔(اس طرح کی روایت مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ اور سنن دارقطنی میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں اور یہ حدیث اہل حدیث کے نزدیک بھی صحیح ہے)

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے لہٰذا جو لوگ امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے والوں کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں بدعتی کہتے ہیں وہ خود بدعتی ہیں۔

## (۳۸) آمین آہستہ کہیں

### الحديث الثامن والثلاثون

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوا آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری کتاب الاذان، باب فضل التامین، حدیث: ۷۸۲ متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب امام "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" کہے تو تم آمین کہو، تو جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

تشریح:۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آمین آہستہ کہنا چاہئے، فرشتوں کی موافقت اسی وقت ہوگی جب آمین آہستہ کہا جائے کیوں کہ فرشتوں کی آوازوں کو ہم نہیں سنتے اس لئے ہمیں بھی اپنی آواز دوسروں کو نہیں سنانا چاہئے لہٰذا جو لوگ بلند آواز سے آمین نہ کہنے والوں کی مذمت کرتے ہیں وہ سخت خطا پر ہیں نیز اس مضمون کی دیگر صحیح احادیث بھی موجود ہیں جن میں اس بات کی صراحت ہے کہ آمین کہنے والوں کی آواز پست ہو جیسا کہ احناف کا مسلک ہے۔

## (۳۹) موسیقی اور مزامیر کی ممانعت

### الحديث التاسع والثلاثون

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ صَوْتَ طَبْلٍ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ثُمَّ تَنَحّٰى حَتّٰى فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح، حدیث:۔ ۱۹۰۱ حسن)

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر کے ساتھ تھا انہوں نے موسیقی یا ڈھول کی آواز

سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لی اور ایک طرف ہو گئے آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا اور فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ (اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مروجہ قوالی جس میں مزامیر ہو نا جائز ہے۔ یہ حدیث مسند احمد اور ابو داؤد میں بھی ہے

## (۴۰) قبر کی زیارت

**الحدیث الاربعون**

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِى الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز، حدیث: ۱۵۷۱، صحیح)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تم لوگ قبروں کی زیارت کرو کیونکہ قبروں کی زیارت دنیاداری سے دور کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے اس حدیث کے تمام رواۃ مقبول ہیں)

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت کیلئے سفر کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے زیارت قبور سے انکار کھلی گمراہی ہے، مصنف عبد الرزاق میں ہے کہ خود رسول اکرم ﷺ شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کیلئے ہر سال کے شروع میں تشریف لے جاتے تھے اور سلام بھی پیش کرتے تھے ۔حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا بھی یہی عمل رہا۔ (کتاب الجنائز، حدیث: ۶۷۱۹)

مصنف عبد الرزاق کی اس روایت سے عرس منانے کا بھی ثبوت فراہم ہوا کیوں کہ عرس بھی سال میں ایک بار منایا جاتا ہے۔

تمت بالخیر

اقسام حدیث کا نقشہ
حدیث کی تقسیم
ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے
متواتر
آحاد
متواتر لفظی
متواتر معنوی
مشہور
غیر مشہور
غریب
عزیز
مطلق
نسبی
انتہائے سند کے اعتبار سے
الی النبی ﷺ فیما یرویہ عن ربہ عز وجل
الی النبی ﷺ
الی الصحابی
الی التابعی فمن دونہ
حدیث قدسی
مرفوع
موقوف
مقطوع
قوت وضعف کے اعتبار سے
مقبول
مردود
صحیح لذاتہ
صحیح لغیرہ
حسن لذاتہ
حسن لغیرہ
معمول بہ
المحکم ومختلف الحدیث
غیر معمول بہ
المنسوخ
الضعیف باقسامہ
بسبب
سقط فی الاسناد
طعن فی الراوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سنگ بنیاد

# مصباح القران

آج بتاریخ ۲۴ ذوالجحہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۵ ستمبر ۲۰۱۸ء بروز چہارشنبہ بوقت بعد نماز ظہر شیخ طریقت مناظر اہلسنت امین شریعت حضور فخر نیپال حضرت علامہ مفتی الحاج محمد اسرائیل صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے دست مبارک والحاج محمد عثمان الرضوی القادری وحضرت علامہ مفتی محمد حبیب اللہ صاحب مصباحی وحضرت علامہ مفتی محمد شمس الدین صاحب نوری، حضرت علامہ مولانا محمد علیم الدین صاحب نوری وحضرت علامہ مفتی محمد داؤد صاحب مصباحی حضرت علامہ مولانا محمد منظور صاحب و دیگر علمائے اہل سنت کے دستہائے مبارکہ سے سرزمین جنکپور اپ مہانگر پالکا وارڈ نمبر ۲۳ بیلا میں تحقیق و تخصص کے لئے مصباح القران کی سنگ بنیاد رکھی گئی جس کے بانی مبانی اور مہتمم حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا صاحب مصباحی صدر مفتی رضا دارالافتاء بھیونڈی ممبئی ہیں۔ امید ہے کہ ان کے اہتمام میں انشاء المولیٰ تعالیٰ یہ ادارہ جلد از جلد اپنے مقاصد میں کامیاب سے کامیاب تر ہوگا اور اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ اس ادارہ کو بام عروج تک پہونچانے میں دامے درمے قدمے سخنے حصہ لے کر سعادت دارین حاصل کریں۔

**از قلم: محمد عثمان رضوی**

قاضی شریعت ادارہ شریعہ جنکپور و صدر مفتی مرکزی دارالافتاء جنکپور نیپال

۹۲، ۷۸۶

آج بتاریخ ۲۴ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۵ ستمبر ۲۰۱۸ء بروز چہارشنبہ بوقت بعد نماز ظہر شیخ طریقت مناظر اہلسنت امین شریعت حضور فخر نیپال حضرت علامہ مفتی الحاج محمد اسرائیل صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے دست مبارک و حضرت علامہ الحاج محمد عثمان الرضوی القادری صاحب و حضرت علامہ مفتی محمد حبیب اللہ صاحب مصباحی و حضرت علامہ مفتی محمد شمس الدین صاحب نوری و حضرت علامہ مولانا محمد علیم الدین صاحب نوری و حضرت علامہ مفتی محمد داؤد صاحب مصباحی و حضرت علامہ مولانا محمد منظور صاحب و دیگر علمائے اہلسنت کے دستہائے مبارک سے سرزمین جنکپور اپ مہانگر پالیکا وارڈ ۲۳ بیلا میں تحقیق و تخصص کیلئے "دارالعلوم مصباح القرآن" کی سنگ بنیاد رکھی گئی جس کے بانی مبانی اور مہتمم حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا صاحب مصباحی صدر مفتی رضا دارالافتاء بھیونڈی ممبئی ہیں امید ہے کہ انکے اہتمام میں ان شاء المولیٰ تعالیٰ یہ ادارہ جلد از جلد اپنے مقاصد میں کامیاب سے کامیاب تر ہوگا اور اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ اس ادارہ کو بام عروج تک پہونچانے میں دامے درمے قدمے سخنے حصہ لیکر سعادت دارین حاصل کریں ——

[illegible] ۲۴ ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ

محمد عثمان الرضوی القادری
خادم مرکزی دارالقضاء والافتاء
ادارہ شرعیہ نیپال جنکپور
۵ ستمبر ۲۰۱۸ء

محمد داؤد حسن رضوی مصباحی
خادم [illegible]
[illegible]

محمد حبیب اللہ مصباحی رضوی
بانی و مہتمم جامعہ حبیبیہ
[illegible]
بیلا جنکپور [illegible]
(نیپال)

منظور احمد رضوی
خادم [illegible]
جنکپور دھام
۲۴ ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ

[illegible]
5-9-2018

[illegible]

## مصباح القرآن کے مقاصد

(۱) **لائبریری:**۔ حدیث، تفسیر، فقہ، اصول فقہ پر مشتمل ماخذ کی تمام دینی کتابیں موجود ہوں گی

(۲) **تخصص فی الفقہ:**۔ اس شعبہ میں انھیں طلباء کا داخلہ ہوگا جو اہل سنت و جماعت کے کسی معتبر مدرسے سے فضیلت کی تعلیم مکمل کر چکے ہوں گے۔

(۳) **تخصص فی الحدیث:**۔ اس شعبہ میں انھیں طلباء کا داخلہ ہوگا جو اہل سنت کے کسی معتبر مدرسے سے عالمیت تک کی تعلیم مکمل کر چکے ہوں گے

(۴) **تحفیظ القرآن:**۔ یہ تین سالہ حفظ قران کا کورس ہوگا جس میں تجوید کی مکمل رعایت ہوگی اس شعبہ میں انھی طلباء کا داخلہ ہوگا جو اردو لکھنے پڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے

(۵) **تخصص فی الادب:**۔ اس شعبہ میں انھیں طلباء کا داخلہ ہوگا جو اہل سنت کے کسی معتبر مدرسے سے رابعہ تک کی تعلیم مکمل کر چکے ہوں گے

(۶) **مصباح القران مسجد:**۔ مسجد کے لئے زمین خریدنے کی کوشش جاری ہے انشاء اللہ العزیز بہت جلد مسجد کے لئے بھی زمین حاصل ہوجائے گی۔

**اپیل:**۔ ادارہ کے تمام مقاصد کی تکمیل کیلئے اہل خیر سے تعاون کی خصوصی درخواست ہے۔

## الداعی

**حافظ پھول حسن رضوی خادم مصباح القرآن جنک پور دھام وارڈ نمبر ۲۳، نیپال**

Shine Print Shop Gulzar Nagar Bhiwandi 9322563737